

کتاب ہذا کو مطالعہ کے خاطر حسب ذیل حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے

- (۱) صفحات نمبر (۶ تا ۱۱) مستند و معتبر فقہی کتب کے حوالہ جات اور نقل کردہ متن۔
- (۲) صفحات نمبر (۱۱ تا ۱۶) دور نبوی ﷺ میں نافذ اوزان کی جو کے دانہ کے وزن کی بنیاد پر وفاقاً شرعی تحقیق۔
- (۳) صفحات نمبر (۱۶ تا ۲۱) قدیم اوزان کی انکے معادل عصری میٹری نظام (گرامس) میں تبدیلی۔ جدول چارٹ اور عملی مثالوں کے ساتھ۔
- (۴) صفحات نمبر (۲۲ تا ۳۰) ضروری احکام و مسائل زکوٰۃ مع زکوٰۃ بر جانور اں اور زراعت۔
- (۵) صفحات نمبر (۳۰) صدقہ فطر کے ضروری فقہی مسائل۔

نیک تمناؤں کے ساتھ

الفائی کمپنی

ALFA TEA COMPANY

74B, S.K. MARKET, MAHBOOB MANSION MALAKPET, HYD-36

فون نمبر : 4546029

ہوالمفہ

وَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا

تَحْفِظُ الصُّوْفِيَّةِ

یعنی

صحیح نصاب زکوٰۃ اور صدقہ فطری کی حقیقی مقدار

سے متعلق

مستند کتب اور معتبر استدلال سے نفیس تحقیق

اور ضروری فقہی مسائل

مولفہ

سید الصوفیہ مفتی و محدثہ الحاج حضرت سید شاہ احمد علی صوفی قادری قدس سرہ

تلخیص و ضمیمہ

علامہ الحاج حضرت قاضی سید شاہ اعظم علی صوفی قادری مدظلہ
شائع کردہ

”سید الصوفیہ اکیڈمی“ واقع تصوف منزل نزد ہائیکورٹ

حیدرآباد۔ آندھرا پردیش۔ الھند

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	:	تہذیب الصوفیہ
فن	:	فقہ
مؤلف	:	حضرت مفتی سید شاہ احمد علی صوفی قادری قدس سرہ
تفصیل	:	حضرت قاضی سید شاہ اعظم علی صوفی قادری (صدر کل مہدحیہ الشارح)
کمپیوٹرنگ	:	مصطفیٰ سعید
		ایس ایس ایس کمپیوٹر گرافکس
		رکاب سنگھ۔ حیدر آباد فون: 4572192
طباعت	:	ایس ایس ایس گرافکس۔ حیدر آباد
اشاعت	:	سید الصوفیہ اکیڈمی۔ تصوف منزل۔ قریب ہائیکورٹ
		حیدر آباد۔ ۲ فون نمبر: 4562636
بار پیم	:	۱۳۳۰ ہجری مطابق ۱۹۹۹ء
تعداد	:	ایک ہزار
ہدیہ	:	دس روپے (Rs.10/-)

ملنے کے پتے

- ۱۔ 21-1-247 تصوف منزل، نزد ہائیکورٹ، حیدر آباد۔ ۲ فون نمبر: 4562636
- ۲۔ ہلال بن اسٹور۔ گلزار حوض، حیدر آباد فون نمبر: 4566277
- ۳۔ ایشین ٹی کمپنی۔ روڈ و سکندر آباد ریلوے اسٹیشن فون نمبر: 7703409
- ۴۔ حامی بک ڈپو۔ چار کمان۔ حیدر آباد
- ۵۔ اسٹوڈنٹ بک ہاؤس۔ چارمینار۔ حیدر آباد

فہرست

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
	۱۸- تحقیق کا خلاصہ	۱	۱- پیش لفظ اشاعت ۱۳۰۰
۱۹	۱۹- مختلف اوزان کی تفصیل	۴	۲- مراجع
۲۰	۲۰- جدول اوزان ایک نظر میں	۴	۳- چاندی کے نصاب و زکوٰۃ کی مقدار
۲۱	۲۱- زکوٰۃ کے ضروری مسائل	۵	۴- سونے کے نصاب و زکوٰۃ کی مقدار
	۲۲- زکوٰۃ کے احکام	۶	۵- وزن سبھ
	۲۳- زکوٰۃ کے واجب ہونے کی شرطیں	۸	۶- مختار دینار اور درہم کا وزن
۲۲	۲۴- زکوٰۃ کے صحیح ادا ہونے کی شرطیں	۹	۷- قیراط کا وزن
	۲۵- زکوٰۃ کے مستحق اشخاص کون ہیں	۱۰	۸- جو کے دانے کی صفت
	۲۶- زکوٰۃ کی ادائیگی صحیح نہیں ہونے کی صورتیں		۹- حوالوں سے اخذ کردہ نتائج
۲۳	۲۷- زکوٰۃ کس مال پر واجب ہے	۱۱	۱۰- جو کا دانہ، گھنگلی، رتی کی تحقیق
۲۴	۲۸- سامنے جانوروں کا نصاب زکوٰۃ	۱۲	۱۱- حوالہ، استدلال
	۲۹- گائے کی زکوٰۃ	۱۳	۱۲- چاندی کے نصاب کی زکوٰۃ گرام میں
۲۵	۳۰- بکریوں کی زکوٰۃ		۱۳- سونے کے نصاب کی زکوٰۃ گرام میں
۲۶	۳۱- کھیتی اور پھلوں کی زکوٰۃ		۱۴- سونے کے نصاب کے ہر پانچویں حصہ پر زکوٰۃ نہیں
۲۷	۳۲- زکوٰۃ کے متفرق مسائل		۱۵- صدقہ فطر
۲۹	۳۳- زکوٰۃ کے اصل مستحق ادارے نہیں بلکہ افراد	۱۶	۱۶- صاع کا وزن
	۳۴- مسائل صدقہ فطر	۱۸	۱۷- نظر برآں



پانچواں ایڈیشن

نماز کے بعد زکوٰۃ اسلام کا دوسرا بنیادی رکن ہے۔ چنانچہ قرآن پاک میں نماز اور زکوٰۃ دونوں کا ایک ساتھ ذکر کوئی (۲۶) جگہ آیا ہے اور مزید (۶) آیت میں صرف زکوٰۃ کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ شریعت میں زکوٰۃ کی اہمیت کا اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ زکوٰۃ کا منکر کافر ہے، زکوٰۃ ادا نہ کرنے والا فاسق و مستحق عذاب ہے، اس کی ادائیگی میں تاخیر کرنے والا گنہگار اور ادائیگی سے روکنے والا قتل کا مستحق ہے۔ اس فرض کی ادائیگی کے لئے اسکے صحیح نصاب سے واقفیت ضروری ہے لیکن دور نبوی ﷺ میں نافذ اوزان یعنی مثقال، درہم و دینار، قیراط اور صاع وغیرہ آج کل مروج نہیں اس لئے میرے جد امجد حضرت مفتی سید شاہ احمد علی صوفی قادری علیہ الرحمہ نے قریب پون صدی قبل صادر کردہ اپنے فتویٰ میں حدیث و فقہ کی مستند و معتبر کتب کے حوالوں سے بڑی نفیس تحقیق کے ذریعہ تولوں اور ماشوں میں نصاب و زکوٰۃ اور فطرہ کے اوزان کا تعین فرمادیا جو بعد میں جاری کردہ فتویٰ جامعہ نظامیہ حیدرآباد سے پورا پورا اہم آہنگ پایا گیا۔ والدی و مرشدی حضرت قاضی سید شاہ اعظم علی صوفی قادری نے عصری تقاضوں کے مطابق ان اوزان کو آجکل نافذ فرانسیسی نظام کے موافق گرامس میں تبدیل کر کے اسکو مزید عام فہم اور آسان بنا دیا۔ اور آخر میں زکوٰۃ کے ضروری فقہی مسائل کا اضافہ بھی کر دیا۔ کتاب کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ یہ پانچواں ایڈیشن ہے اور ہر بار لوگ ہاتھوں ہاتھ اسکو حاصل کرتے گئے۔ الحمد للہ اسکا انگریزی ایڈیشن بھی اشاعت کے آخری مراحل میں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس دینی خدمت کو قبول فرمائے آمین

معتد سید الصوفیہ اکیڈمی
حافظ سید شاہ مرتضیٰ علی صوفی قادری
مولوی فاضل جامعہ نظامیہ
ایم۔ اے (گولڈ میڈلسٹ) ریسرچ اسکالر جامعہ عثمانیہ

مورخہ ۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۰ھ
۲۰ اگست ۱۹۹۹ء جمعہ
نصوف منزل قریب ہائی کورٹ۔ حیدرآباد۔

مراجع

کتاب ہذا میں حسب ذیل مستند و معتبر فقہی کتب کے حوالے دیئے گئے ہیں۔
- غرانتہ الفتہ - قدوری - فتاویٰ قاضی خاں - ہدایہ -
کنز الدقائق - فتاویٰ بزازیہ - فتح القدیر - تنویر الابصار - در مختار -
فتاویٰ عالمگیریہ - رمز المہانت عینی - شرن و قلیہ - رد مختار - مجمع الانہر -
شامی - کنز الحنات فی ایفاء الزکوٰۃ - عمدۃ الرعاہ - بسوط

زکوٰۃ دینے والوں کو بشارت

قرآن حکیم کی مختلف آیات میں زکوٰۃ ادا کرنے والوں کیلئے بڑی خوشخبریاں دی گئی ہیں۔ جو حوالہ سورہ و آہست حسب ذیل ہیں۔

- (۱) مال و دولت میں اضافہ و برکت ہونا۔ (قرہ ۲۷۶-۲) بے خوف اور بے غم ہونا۔ (قرہ ۲۷۷-۲)
- (۳) رحمت الہی سے مالا مال ہونا (اعراف ۱۵۶) (۴) فردوس کا وارث ہونا (مومنون ۱۰۳-۱۰۴)
- (۵) ایمانی اوصاف سے متصف ہونا (توبہ ۷۱) (۶) ہدایت یافتہ ہونا (نمل ۳)
- (۷) فلاح دارین اور دنیا و عقبی میں کامیابی و کامرانی حاصل ہونا۔ (لقمان ۴۳)
- (۸) نصرت خداوندی حاصل ہونا۔ (حج ۴۰)

- (۱) حضور رسول اکرم ﷺ نے بھی زکوٰۃ کو اسلام کامل (۲) ایمان کی علامت
- (۳) مالوں کو قلعوں میں محفوظ کرنے کا ذریعہ (۴) مال سے شر کو دور کرنے کی ضمانت
- (۵) اسلام کی تکمیل قرار دیا ہے۔

زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کو وعید

قرآن مجید اور احادیث شریفہ میں مال پر زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کو وعیدیں سنائی گئی ہیں۔ مثلاً

۱۔ اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اسکو راہ خدا میں خرچ نہیں کرتے (یعنی زکوٰۃ نہیں دیتے) تو ان کے لئے دردناک عذاب کی خبر ہے۔ جبکہ اس سونے چاندی کو دوزخ کی آگ میں تپایا جائیگا پھر اس سے ان کی پیشانیوں، کروٹوں اور پیٹھوں کو داغا جائیگا یہ ہے تم نے جو اپنے لئے جمع کیا تھا آج اپنے جمع کئے ہوئے کا مزہ اچکھو۔ (توبہ ۳۴-۳۵)

۲۔ بلکہ وہ ان کے لئے برا ہے، عنقریب قیامت کے دن اس چیز کا طوق انھیں پہنایا جائیگا جس کے ساتھ انھوں نے مغل کیا اسی آیت شریفہ کے تحت حضور اکرم ﷺ نے اس طوق کی یہ صورت فرمائی ہے کہ

۳۔ ”جس مال کی زکوٰۃ ادا نہ ہو وہ مال گنجا سانپ بن جائیگا جسکی آنکھ پر دو سیاہ نقطے ہونگے اور قیامت کے دن وہ سانپ زکوٰۃ نہ دینے والے کی گردن میں بطور طوق ڈالا جائیگا پھر وہ سانپ اس شخص کے منہ کے دونوں کناروں یعنی باجھوں کو پکڑ لے گا اور کہے گا میں تیرا مال ہوں تیرا خزانہ ہوں۔“

مختص

فتویٰ مرتبہ دار الافتاء صوفیہ حیدرآباد دکن واقع تصوف منزل رو بروئے ہائیکورٹ
مہر دار الافتاء صوفیہ ۱۳۳۶ھ - نشان فتویٰ (۱۱۶) - نشان جلد (۱۶) بتاریخ ۲۹ / شعبان
۱۳۵۱ ہجری بروز چہار شنبہ صادر کردہ حضرت مفتی سید شاہ احمد علی صوفی قادری (رحمۃ
اللہ علیہ) بانی و مکتم دار الافتاء صوفیہ حیدرآباد -

سوال

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ کتاب "بہشتی
زیور" میں (۵۲) تولہ چاندی پر زکوٰۃ بتائی گئی ہے اور انجمن حمایت الاسلام کے رسالہ
دینیات اور احکام الزکوٰۃ وغیرہ رسالوں میں ہے کہ (۵۲) تولہ (۶) ماشہ چاندی سے اور
(۷) تولہ (۶) ماشہ سونے سے زکوٰۃ دی جائے۔

اسی طرح صدقہ فطر کی مقدار میں قدیم سے آج تک یہی عمل رہا ہے کہ ہر
ایک آدمی کی طرف سے ڈھائی سیر گیہوں فطرہ میں دیئے جاتے تھے مگر دیڑھ سیر گیہوں
فطرہ کی مقدار بتاتے ہیں۔ ایسی اختلافی صورت میں عوام الناس کو سخت غلط فہمی پیدا
ہو گئی ہے اس لئے اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ

(۱) کس قدر سونے اور کس قدر چاندی سے کس کس قدر زکوٰۃ دی جائے؟

(۲) ہر ایک آدمی کی جانب سے صدقہ فطر کس مقدار کا دیا جائے؟ فقط

بینوا بالکتاب و توجروا عند اللہ یوم الحساب۔ تحریر فی

التاریخ ۵ / شعبان ۱۳۵۱ ہجری

المستفتی

حلی حافظ محمد راحت علی

جواب

چاندی اور سونے کے نصاب و زکوٰۃ کی مقدار اور صدقہ فطر کی مقدار سے متعلق
تحقیق، مختلف معتبر، متون، معتمد اور مستند فقہی کتب و شروح کے حوالوں کے
ساتھ ذیل میں دی جاتی ہے۔

چاندی کے نصاب و زکوٰۃ کی مقدار

(۱) چاندی کا نصاب دو سو درہم ہے جس پر ایک سال گزر جائے تو اس پر پانچ درہم زکوٰۃ ہے۔ دو سو درہم سے کم (چاندی) پر زکوٰۃ نہیں (خرائتہ الفقہ صفحہ ۲۲)

(۲) ہر دو سو درہم (چاندی) کی زکوٰۃ پانچ درہم ہے (قدوری باب زکوٰۃ الفضتہ صفحہ ۴۷)

(۳) دو سو درہم سے کم (چاندی) پر زکوٰۃ نہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ پانچ اوقیہ (چاندی) سے کم پر زکوٰۃ نہیں جب کہ ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے۔ اور جب دو سو درہم (چاندی) پر ایک سال گزر جائے تو اس پر پانچ درہم زکوٰۃ ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو لکھا تھا کہ ہر دو سو درہم (چاندی) میں سے پانچ درہم زکوٰۃ لو (فتاویٰ قاضی خاں جلد اول فصل فی مال التجارہ صفحہ ۲۲۸)

(۴) ہر دو سو درہم (چاندی) پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے (ہدایہ جلد اول باب زکوٰۃ المال فصل فی الفضتہ صفحہ ۳۳۳)

(۵) بخاری کے ہر دو سو درہم (چاندی) پر پانچ درہم (زکوٰۃ) واجب ہے۔ (کنز الدقائق باب زکوٰۃ المال صفحہ ۶۲)

(۶) ہر دو سو درہم پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور یہ چاندی کا نصاب ہے۔ (جامع الوجیز عرف فتاویٰ بزاز یہ جلد اول کتاب الزکوٰۃ فصل اول فی المقدمہ صفحہ ۹۳)

(۷) (چاندی پر زکوٰۃ واجب ہے جب) دو سو درہم ہوں خواہ وہ سکہ کی شکل میں ہوں یا نہ ہوں۔ پس دو سو درہم (چاندی) پر پانچ درہم (زکوٰۃ) ہے۔ اس لئے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ چاندی میں چالیسواں حصہ زکوٰۃ ہے اور پانچ اوقیہ سے کم پر زکوٰۃ نہیں ایک اوقیہ ان دنوں میں چالیس درہم کا تھا (رمز المحتاق قاضی عینی شرح کنز الدقائق صفحہ ۶۲)

(۸) اور چاندی (کا نصاب) دو سو درہم ہے۔ (فتح القدیر جلد اول باب زکوٰۃ المال صفحہ ۳۳۳)

(۹) اور چاندی (کانتصاب) دو سو درہم ہے (تنویر الابصار جلد دوم باب زکوٰۃ المال صفحہ ۲۹)

(۱۰) ہر دو سو درہم (چاندی) پر پانچ درہم زکوٰۃ واجب ہے (در مختار جلد ثانی باب زکوٰۃ المال صفحہ ۲۹)

(۱۱) ہر دو سو درہم (چاندی) پر پانچ درہم زکوٰۃ واجب ہے۔ (خلاصہ فتاویٰ عالمگیریہ جلد اول باب الثالث فی زکوٰۃ الذہب والفضہ صفحہ ۱۸۹)

(۱۲) چاندی کے لئے (زکوٰۃ کانتصاب) دو سو درہم ہے۔ (شرح وقایہ کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الاموال)

(۱۳) چاندی کانتصاب دو سو درہم ہے۔ (در مختار کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ المال)

سونے کے نصاب وزکوٰۃ کی مقدار

(۱) سونے کا نصاب بیس مثقال ہے۔ جب بیس مثقال ہو جائیں تو اس پر زکوٰۃ نصف مثقال ہے (غریبۃ الفقہ صفحہ ۲۲)

(۲) بیس مثقال سے کم سونے پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ جب بیس مثقال ہو جائیں اور اس پر ایک سال گزر جائے تو اس پر نصف مثقال (زکوٰۃ) ہے۔ (قدوری باب الزکوٰۃ الذہب صفحہ ۴۷)

(۳) ہر بیس مثقال سونے پر نصف مثقال (زکوٰۃ) ہے خواہ وہ سکے کی شکل میں ہوں یا نہ ہوں یا وہ زیور کی شکل میں ہوں یا نہ ہوں۔ مرد کے لئے ہوں یا عورتوں کے لئے۔ کڈی (خالص سونے) کی شکل میں ہوں یا سکے کی (گلی ہوئی) شکل میں ہوں (فتاویٰ قاضی خاں جلد اول فصل فی مال التجارہ صفحہ ۲۲۸)

(۴) سونے کے ہر بیس مثقال پر نصف مثقال (زکوٰۃ) ہے (ہدایہ جلد اول باب زکوٰۃ المال فصل فی الفضہ صفحہ ۳۳۳)

(۵) بیس مثقال سے کم سونے پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ جب بیس مثقال ہو جائیں تو نصف مثقال (زکوٰۃ) ہے۔ اور مثقال یہ ہے کہ اس میں سات مثقال دس درہم کے برابر ہوتے ہیں جو مشہور ہے (ہدایہ جلد اول کتاب الزکوٰۃ فصل فی الذہب صفحہ ۳۳۴)

(۶) اور بیس دینار (سونے پر زکوٰۃ) ہے (کنز الدقائق باب زکوٰۃ المال صفحہ ۶۲)

(۷) بیس دینار سونے کا نصاب ہے (جس کی زکوٰۃ اس کا) چالیسواں حصہ ہے۔ پس بیس دینار پر نصف دینار (زکوٰۃ) ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ بیس دینار سے کم (سونے) پر زکوٰۃ نہیں ہے اور بیس دینار (سونے) پر نصف دینار (زکوٰۃ) ہے (رمز المحتاق یعنی عینی شرح کنز الدقائق صفحہ ۶۲)

(۸) عمرو بن حرم کی حدیث کی "فصل الابل" میں گزر چکا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ہر چالیس دینار پر ایک دینار (زکوٰۃ) ہے اور اس حدیث شریف کے ثبوت میں کوئی شک نہیں ہے۔ (فتح القدیر جلد اول کتاب الزکوٰۃ فصل فی الذہب صفحہ ۳۳۶)۔

(۹) مثقال دینار ہی ہوتا ہے (رد المحتار جلد اول) یعنی مثقال اور دینار دونوں ہم وزن ہوتے ہیں۔

(۱۰) سونے کا نصاب بیس مثقال ہے (تنویر الابصار جلد دوم باب زکوٰۃ المال صفحہ ۲۹)
(۱۱) ہر بیس مثقال سونے پر نصف مثقال (زکوٰۃ) ہے خواہ وہ سکہ ہو یا نہ ہو، زیور ہو یا نہ ہو، مرد کے ہوں یا عورت کے ہوں کڈی (خالص سونے) کی شکل میں ہو یا گلی ہو، حالت میں ہو (فتاویٰ عالمگیریہ جلد اولیٰ باب الثالث فی زکوٰۃ الذہب والفضہ والعروض الفصل الاول فی زکوٰۃ الذہب والفضہ صفحہ ۱۸۹)

(۱۲) بیس مثقال سے کم (سونے) پر زکوٰۃ نہیں ہے (رد مختار جلد دوم صفحہ ۲۹)
(۱۳) سونے کے لیے بیس مثقال (زکوٰۃ کا نصاب) ہے (شرح وقایہ، کتاب الزکوٰۃ، باب زکوٰۃ الاموال)

(۱۴) سونے کا نصاب بیس مثقال ہے (در مختار کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ المال)

وزن سبہ

یعنی چاندی کے نصاب (زکوٰۃ) میں دو سو درہم ایسے ہیں کہ جن کے ہر دس درہم سات مثقال کے برابر ہیں اس کو "وزن سبہ" کہتے ہیں

(۱) درہم میں "وزن سبہ" کی تفسیر یہ ہے کہ اس میں سے ہر دس درہم سات مثقال کے

برابر ہیں (فتاویٰ قاضی خاں جلد اولیٰ فصل فی مال التجارہ صفحہ ۲۲۸)

(۲) درہم میں معتبر "وزن سبعة" ہے اور وہ یہ کہ دس درہم سات مثقال کے برابر ہیں۔ سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دیوان (دفتر) میں بھی یہی اندازہ (پیمانہ) رہا اور یہی حکم قائم ہو گیا (ہدایہ جلد اول کتاب الزکوٰۃ صفحہ ۳۳۳)

(۳) "وزن سبعة" معتبر ہے وہ یہ کہ دس درہم سات مثقال کے برابر ہیں (کنز الدقائق صفحہ ۶۲)

(۴) ہر دس درہم سات مثقال کے ہم وزن ہیں (تنویر الابصار جلد دوم باب زکوٰۃ المال صفحہ ۲۹)

(۵) ہر دس درہم سات مثقال کے ہم وزن ہیں (درنختار جلد دوم باب زکوٰۃ المال صفحہ ۲۹)

(۶) "وزن سبعة" کا حساب یہ ہے کہ ہر دس درہم سات مثقال کے ہم وزن ہیں فتاویٰ قاضی خان میں بھی اسی طرح ہے (فتاویٰ عالمگیریہ جلد اولیٰ باب ثالث فی زکوٰۃ الذہب والفضہ والعروض الفصل الاول فی زکوٰۃ الذہب والفضہ صفحہ ۱۹۰)

(۷) ہر دس درہم سات مثقال کے ہم وزن ہیں۔ جان لو کہ سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور میں درہم مختلف وزن کے تھے۔ بعض دس درہم دس مثقال کے برابر تھے۔ بعض دس درہم چھ مثقال کے برابر تھے اور بعض دس درہم پانچ مثقال کے برابر تھے۔ پس سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ہر قسم کے درہم کا ایک تہائی (۳/۱) لے کر ملایا تاکہ دین لین میں جھگڑا رونما نہ ہو۔ دس مثقال والے درہم کا ایک تہائی حصہ (3/1) مثقال ہوئے چھ مثقال والے درہم کا ایک تہائی حصہ دو مثقال ہوئے اور پانچ مثقال والے درہم کا ایک تہائی حصہ (3/2 - 1) مثقال ہوئے اور ان تینوں کا مجموعہ (2/3 + 2 + 3/1) یعنی سات (۷) ہوا۔ اور اگر چاہو تو کل میزان اس طرح کر سکتے ہیں (۱۰ + ۶ + ۵) یعنی جملہ اکیس (۲۱) ہوئے جس کے ایک تہائی سات (۷) مثقال ہوتے ہیں اسی لئے دس درہم سات مثقال کے برابر قرار پائے اب یہ حساب ہر چیز میں جاری رہے گا یہاں تک کہ زکوٰۃ میں، چوری کے نصاب میں نیز ہر اور صحت کی مقدار میں بھی۔ (رد المحتار جلد دوم باب زکوٰۃ المال

(۸) "وزن سبعة" معتبر ہے اس طرح کہ دس درہم سات مثاقیل کے برابر ہیں (رمز المتقائن شرح کنزالدقائق المعروف عینی صفحہ ۶۲)

(۹) دس درہم سات مثقال کے برابر ہوئے اسی پر عمل باقی رہا اور لوگوں نے اسی پر اتفاق کیا (فتح القدیر جلد اول کتاب الزکوٰۃ صفحہ ۳۳۵)

(۱۰) ہر دس درہم سات مثقال کے برابر ہیں اس کو "وزن سبعة" کہتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ ایک مثقال کے دس حصوں میں سے سات حصوں کے برابر ایک درہم ہوتا ہے گویا ایک درہم $(1/2 + 1/5)$ یعنی $(7/10)$ مثقال کے برابر ہے (شرح وقایہ کتاب الزکوٰۃ الاموال)

(۱۱) ہر دس درہم سات مثقال کے ہم وزن ہیں (در مختار کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ المال)

مثقال، دینار اور درہم کا وزن

تفصیل بالا سے ظاہر ہے کہ چاندی اور سونے کی زکوٰۃ کے نصاب کی تحقیق درہم و مثقال کے وزن کی تحقیق پر موقوف ہے جو حسب ذیل ہے۔

(۱) مثقال، دینار ہی ہوتا ہے (یعنی دونوں ہم وزن ہوتے ہیں)۔ (رد المحتار جلد اول)
(۲) مثاقیل جمع ہے مثقال کی اور وہ ایک دینار یا بیس قیراط کا ہوتا ہے۔ (درہم جمع ہے درہم کی) اور ایک درہم چودہ قیراط کا ہوتا ہے اور ایک قیراط، پانچ جو کے دانوں کے وزن کے برابر ہے۔

درہم کی تین اہم قسمیں ہیں:-

(i) پہلی قسم کا ایک درہم، بیس قیراط کے مساوی یعنی ایک دینار کے برابر ہے۔
(ii) دوسری قسم کا ایک درہم، بارہ قیراط کے مساوی یعنی ایک دینار کے $(3/5)$ حصہ کے برابر ہے۔

(iii) تیسری قسم کا ایک درہم، دس قیراط کے مساوی یعنی نصف دینار کے برابر ہے۔
اس حساب سے پہلی، دوسری اور تیسری قسم کے دس دس درہم کا وزن

علی الترتیب دس دینار، چھ دینار اور پانچ دینار کے وزن کے مساوی ہوا۔ لوگوں کے معاملات میں جب اختلاف ہوا تو سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ہر قسم کا ایک ایک درہم لیا اور انھیں آپس میں ملا کر اس کے تین مساوی حصے کئے (تاکہ تینوں کا اوسط وزن حاصل ہو)

تینوں قسم کے درہموں کا مجموعی وزن $(۲۰ + ۱۲ + ۱۰)$ یعنی (۴۲) بیالیس قیراط ہوا جس کو تین سے تقسیم کرنے پر اوسط وزن (۱۴) قیراط حاصل ہوتا ہے (رمز اللغات شرح کنز الدقائق المعروف عینی صفحہ ۶۲)

فقہاء کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں درہم تین قسم کے تھے پہلی، دوسری اور تیسری قسم کے درہم کا وزن علی الترتیب دس مثقال، چھ مثقال اور پانچ مثقال کے برابر تھا۔ جب لین دین میں اختلاف ہوا تو سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہر قسم کا ایک ایک درہم لے کر جمع کیا (اور اوسط وزن حاصل کرنے کے لیے) اس کو تین مساوی حصوں میں تقسیم کیا تو ہر درہم چودہ قیراط کا قرار پایا اور دس درہم سات مثقال کے برابر ہوئے اسی پر عمل باقی رہا اور لوگوں نے اسی پر اتفاق کیا (فتح القدیر جلد اول کتاب الزکوٰۃ صفحہ ۳۳۵)

قیراط کا وزن

مثقال اور درہم کا وزن قیراط کے وزن پر موقوف ہوا لہذا قیراط کا وزن تحقیق طلب ہے جو حسب ذیل ہے۔

(۱) ایک مثقال بیس قیراط کا ہوتا ہے اور ایک درہم چودہ قیراط کا ہوتا ہے اور ایک قیراط پانچ جو کا ہوتا ہے (شرح وقایہ کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الاموال)

(۲) ایک دینار بیس قیراط کا اور ایک درہم ستر جو کا اور ایک مثقال ایک سو جو کا اور ایک دینار $(3/7 - 1)$ درہم کا ہوتا ہے (در مختار کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ المال)

(۳) ایک درہم چودہ قیراط کا ہوتا ہے اور علماء کا جم غفیر اور جمہور علماء نے اسی مسلک کو اختیار کیا ہے متقدمین و متاخرین کی کتابیں اسی سے بھری ہوئی ہیں (شامی جلد اول)

(۴) ایک قیراط پانچ متوسط جو کا ہوتا ہے اور مثقال ایک سو جو کا ہوتا ہے (مجمع الانہر

جلد اول باب زکوٰۃ الذهب والفضہ

نوٹ:- سہ چلا کہ ایک قیراط کا وزن پانچ جو کے دانوں کے وزن کے برابر ہوتا ہے لہذا اب جو کے دانہ کی نوعیت لائق غور ہو گئی۔

جو کے دانہ کی صفت

جو کے دانہ کی صفت یہ بتائی گئی ہے کہ جو کے کنارے دراز ہوں اور اس کا پوست چھیلا ہوا اور نکالا ہوا نہ ہو اور وہ جو کوٹے ہوئے نہ ہوں بلکہ صحیح و سالم ہوں چنانچہ مجمع الانہر جلد اول باب زکوٰۃ الذهب والفضہ میں ہے ”مستوسط جو ہو جس کا چھلکا نکالانہ گیا ہو اور اس کو کونا نہ گیا ہو اور اس کے دونوں کنارے دراز ہوں۔“

حوالوں سے اخذ کردہ نتائج

مذکورہ بالا فقہی حوالوں سے جو نتائج برآمد ہوتے ہیں اور جو حقائق ثابت ہوتے ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

- (۱) زکوٰۃ کے لیے چاندی کے نصاب کی مقدار دو سو درہم ہے۔
- (۲) چاندی کے نصاب دو سو درہم کی زکوٰۃ، اس کا چالیسواں حصہ یعنی پانچ درہم چاندی ہے۔
- (۳) چالیس درہم کا ایک اوقیہ ہوتا ہے اس طرح چاندی کا نصاب دو سو درہم یعنی پانچ اوقیہ کے برابر ہے۔

- (۴) چاندی کا وزن دو سو درہم یا پانچ اوقیہ سے کم ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں۔
- (۵) چاندی کے مقررہ نصاب بالا پر زکوٰۃ واجب ہے خواہ وہ چاندی سکے کی شکل میں ہو یا کسی اور شکل میں ہو۔

- (۶) زکوٰۃ کے لیے سونے کے نصاب کی مقدار بیس مثقال ہے۔
- (۷) سونے کے نصاب بیس مثقال کی زکوٰۃ، اس کا چالیسواں حصہ یعنی نصف مثقال سونا ہے۔

- (۸) سونے کا وزن بیس مثقال سے کم ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں۔
- (۹) سونے کے مقررہ نصاب بالا پر زکوٰۃ واجب ہے خواہ وہ سونا سکے کی شکل میں ہو،

زیور کی شکل میں ہو، کڈی (خالص سونے) کی شکل میں ہو یا گلی ہو یا حالت میں ہو، اور وہ سونا خواہ مرد کی ملکیت ہو یا عورت کی۔

(۱۰) دس درہم کا وزن سات مثقال کے وزن کے برابر محسوب ہے یہ "وزن سبعہ" کہلاتا ہے۔

(۱۱) دینار مثقال ہی ہوتا ہے یعنی دینار اور مثقال دونوں ہم وزن ہوتے ہیں۔

(۱۲) ایک مثقال یا ایک دینار کا وزن بیس قیراط کے وزن کے برابر ہے

(۱۳) ایک درہم کا وزن چودہ قیراط کے وزن کے برابر ہے۔

(۱۴) ایک قیراط کا وزن پانچ جو کے دانوں کے وزن کے برابر ہے۔

(۱۵) جو کا ہر دانہ ایسا متوسط ہو کہ اس کے کنارے دراز ہوں اور اس کا پوست چھیل کر نکالنا گیا ہو اور اس کو کونانہ گیا ہو۔

(۱۶) ایک درہم کا وزن ستر جو کے دانوں کے وزن کے برابر ہے۔

(۱۷) ایک مثقال یا ایک دینار کا وزن ایک سو جو کے دانوں کے وزن کے برابر ہے۔

نوٹ:- درہم، مثقال، دینار، اوقیہ اور قیراط وغیرہ وہ اوزان اور پیمائے ہیں جو دور نبوی میں رائج و نافذ تھے اور جن کا ذکر احادیث اور فقہ کی کتابوں میں موجود ہے۔ مگر یہ سب اوزان آج کے موجودہ دور میں رائج نہیں ہیں۔ البتہ ۱۹۶۰ء سے قبل تک سیر، چھٹانک، تولے، ماشے، رتی کے انگریزی اوزان ہندوستان بھر میں رائج و نافذ تھے جبکہ ایک سیر کے سولہ چھٹانک اور ایک چھٹانک کے پانچ تولے اور ایک تولے کے بارہ ماشے اور ایک ماشے کے آٹھ رتی ہوتے تھے۔ علمائے کرام نے ان اوزان اور دور نبوی کے اوزان پر تحقیق کی اور جو کے دانہ کی بنیاد پر ایک دوسرے کا محادل وزن معلوم کیا جس کا خلاصہ درج ذیل ہے

جو کا دانہ۔ چچی۔ رتی کی تحقیق

علی العموم ہندوستان بھر میں اور بالیقین خصوصاً سلطنت حیدرآباد دکن میں چار جو کے دانوں کی ایک رتی یا چچی اور آٹھ رتی کا ایک ماشہ اور بارہ ماشہ کا ایک تولہ رائج تھا۔ اسی تحقیق کے لحاظ سے فقیر سامحہ اللہ القدیر (یعنی فتوے ہذا کے مفتی

موصوف علیہ الرحمہ) نے متوسط چار جو کے دانوں کو ان کے پوست کے ساتھ جن کے دونوں کنارے دراز تھے، حساس میزان (کانٹا) کے ایک پڑے میں اور ایک رتی (یعنی کھنگی) دوسرے پڑے میں رکھ کر وزن کیا تو تول میں یہ متوسط چار جو کے دانوں کا وزن کسی فرق یا کم و بیشی کے بغیر ایک رتی (کھنگی) کے وزن کے مساوی مساوی واقع ہوا

حوالہء استدلال

عمدة الرعاۃ میں مولوی محمد عبدالمجلی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی زکوٰۃ کے نصاب کی یہی تحقیق کی ہے اور کنز الحنات فی ایاء الزکوٰۃ میں بھی مولانا ملا مبین رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہی لکھا ہے جس کو مولوی محمد عبدالمجلی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مستحبر مانا ہے۔ چنانچہ عمدة الرعاۃ مطبوعہ بر حاشیہ شرح وقایہ مطبوعہ انوار محمدی جلد اول باب زکوٰۃ الاموال صفحہ ۲۸۵ پر موجود عبارت کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

”ہمارے ملک میں مشہور وزن تولبہ اور ماہجہ ہے تولبہ کو تولہ اور ماہجہ کو ماشہ کہا جاتا ہے۔ ایک تولہ بارہ ماشہ کا ہوتا ہے اور ایک ماشہ کے آٹھ حصے ہوتے ہیں جن میں کے ہر حصہ کو فارسی میں سرخ اور ہندی میں رتی (رائے مہملہ نہر کے ساتھ اور اس کے بعد تاء زیر و تشدید کے ساتھ) کہتے ہیں اور جس کا مشہور نام کھنگی (کاف فارسی پیش کے ساتھ پھر حا، نون و کاف فارسی سکون کے ساتھ پھر جیم فارسی زیر کے ساتھ) ہے (رتی یا کھنگی) چار جو کے دانوں کے برابر ہوتی ہے پس وزن میں ایک مثقال سو جو کے دانوں کے برابر یعنی پچیس سرخ (رتی) یا تین ماشہ ایک سرخ (رتی) کے برابر ہوا ہے چونکہ سونے کا نصاب بیس مثقال ہے اس لیے ایک مثقال کے وزن میں تین ماشہ ایک رتی کو بیس سے ضرب دینے پر سونے کا معادل نصاب پانچ تولے ڈھائی ماشہ حاصل ہوا۔

اسی طرح چاندی کا نصاب دو سو درہم ہے اور چونکہ وزن میں ہر درہم چودہ قیراط یعنی ستر جو کے دانوں کے برابر ہوتا ہے اور اسی طرح وزن میں ایک درہم ساڑھے سترہ رتی یعنی ۲ ماشہ دھڑ رتی کے برابر ہوتا ہے جس کو دو سو سے ضرب دینے پر

چاندی کا محادل نصاب چھتیس تولے ساڑھے پانچ ماشے حاصل ہوا۔

جامعہ نظامیہ کا فتویٰ

جامعہ نظامیہ حیدرآباد (آندرہ پردیش) کے فتوے میں بھی سونے کا نصاب زکوٰۃ پانچ تولے ڈھائی ماشہ اور چاندی کا نصاب زکوٰۃ چھتیس تولے ساڑھے پانچ ماشہ دیا گیا ہے جو مذکورہ بالا تحقیق کے عین مطابق ہے۔

اعشایائی نظام

یکم اپریل ۱۹۹۰ء سے حکومت ہند نے سیر، چھٹاک، تولہ ماشہ اور رتی پر مشتمل سابقہ نظام اوزان کو خیرباد کر کے اعشایائی نظام کو اختیار کیا ہے جو حساب و کتاب میں نہایت آسان اور عوام کے لیے بے حد سہولت بخش ہے لہذا مختلف اوزان و پیمانہ جات کے ایک دوسرے میں تبادلاً سے متعلق مشہور کتاب "Malhotra's Weights and Measures Calculator" کی مدد سے زکوٰۃ سے متعلقہ اوزان مذکورہ بالا اعشایائی محادل اوزان میں تبدیل کیا گیا ہے اس میں ایک سیر کا وزن (0.9331) کیلو گرام اور ایک تولہ کا وزن (11.664) گرام دیا گیا ہے۔ لہذا

چاندی کی زکوٰۃ کا نصاب گرام میں
چاندی کی زکوٰۃ کا نصاب موجودہ اعشایائی اوزان میں (425.240) گرام اور
اس کا چالیسواں حصہ یعنی (10.631) گرام اس کی زکوٰۃ ہے۔

سونے کی زکوٰۃ کا نصاب گرام میں

اسی طرح سونے کی زکوٰۃ کا نصاب (60.749) گرام اور اس کا چالیسواں
حصہ یعنی (1.519) گرام اس کی زکوٰۃ ہے۔

زکوٰۃ کے نصاب کے ہر پانچویں حصہ سے کم پر زکوٰۃ نہیں
شرعی مقررہ نصاب زکوٰۃ سے زیادہ سونا چاندی ہو تو اس کی زکوٰۃ کا حساب
کرتے وقت اصل نصاب زکوٰۃ کے پانچویں حصہ کا لحاظ اہمیت کے قابل ہے کیونکہ
اصل مقدار نصاب میں جس قدر اضافہ ہوتا جائے وہ جب تک نصاب کے پانچویں

چند منٹوں میں زکوٰۃ کا حساب لگانے کیلئے جدول

جدول برائے سونا

جدول نمبر (س-۱)

نصاب (ن) اور اس کا ۱۰ تا ۱ گنا	اس کا وزن گرام میں	اسکی زکوٰۃ گرام میں
ن ۱ X	60.749	1.519
ن ۲ X	121.497	3.037
ن ۳ X	182.246	4.556
ن ۴ X	242.994	6.075
ن ۵ X	303.743	7.594
ن ۶ X	364.491	9.112
ن ۷ X	425.240	10.631
ن ۸ X	485.989	12.150
ن ۹ X	546.737	13.668
ن ۱۰ X	607.486	15.187

جدول نمبر (س-۲)

نصاب (ن) کا پانچواں حصہ	اس کا وزن گرام میں	اسکی زکوٰۃ گرام میں
ن ۱/۵ X	12.150	0.304
ن ۲/۵ X	24.299	0.607
ن ۳/۵ X	36.449	0.911
ن ۴/۵ X	48.599	10215

جدول برائے چاندی

جدول نمبر (ج-۱)

نصاب (ن) اور اسکا ۱ تا ۱۰ گنا	اسکا وزن گرام میں	اسکی زکوٰۃ گرام میں
ن ۱ X	425.240	10.631
ن ۲ X	850.480	21.262
ن ۳ X	1275.721	31.893
ن ۴ X	1700.961	42.524
ن ۵ X	2126.201	53.155
ن ۶ X	2551.441	63.786
ن ۷ X	2976.681	74.417
ن ۸ X	3401.921	85.048
ن ۹ X	3827.162	95.676
ن ۱۰ X	4252.402	106.310

جدول نمبر (ج-۲)

نصاب (ن) کا پانچواں حصے	اسکا وزن گرام میں	اسکی زکوٰۃ گرام میں
ن ۱/۵ X	85.048	2.126
ن ۲/۵ X	170.096	4.252
ن ۳/۵ X	255.144	6.379
ن ۴/۵ X	340.192	8.505

حصہ کو نہ پہنچے اس اضافہ کی زکوٰۃ محاف ہے اور جب نصاب پر پورا پانچواں حصہ زیادہ ہو جائے تو پھر اس کی زکوٰۃ دینا واجب ہے جو اصلی نصاب کی زکوٰۃ کے پانچویں حصہ کے برابر ہوگی۔ (ملاحظہ ہو کنز المہنت فی ایفاء الزکاۃ صفحہ ۵)

مثال برائے سونا

سوال: 151.812 گرام سونے کی زکوٰۃ کتنی ہوگی ؟

جواب: (i)۔ جدول نمبر (س-۱) میں یہ مقدار یعنی 151.812 (ن \times ۲) یعنی 121.497 کے فوراً بعد ہے جس کی زکوٰۃ وہیں مقابل میں لکھی ہے (3.037) گرامس۔

(ii)۔ اب باقی مقدار (151.812 - 121.497) یعنی (30.315) رہ گئی جو جدول نمبر (س-۲) میں (ن \times 2/5) یعنی (24.299) کے فوراً بعد ہے جس کی زکوٰۃ وہیں مقابل میں لکھی ہے (0.607) گرامس
لہذا اب (i) اور (ii) میں زکوٰۃ کی مقدار جمع کر لیجئے تو جملہ زکوٰۃ ہوگی (3.037 + 0.607) یعنی 3.644 گرامس سونا۔

مثال برائے سونا

سوال: 1946.081 گرامس چاندی کی زکوٰۃ کتنی ہوگی ؟

جواب: (i)۔ جدول نمبر (ج-۱) میں یہ مقدار یعنی 1946.081 (ن \times ۴) یعنی (1700.961) کے فوراً بعد ہے جس کی زکوٰۃ وہیں مقابل میں لکھی ہے (42.524) گرامس۔

(ii)۔ اب باقی مقدار (1946.081 - 1700.961) یعنی (245.120) رہ گئی جو جدول نمبر (ج-۲) میں (ن \times 2/5) یعنی (170.096) کے فوراً بعد ہے جس کی زکوٰۃ وہیں مقابل میں لکھی ہے (4.252)

لہذا اب (i) اور (ii) میں زکوٰۃ کی مقدار جمع کر لیجئے تو جملہ زکوٰۃ ہوگی (42.524 + 4.252) یعنی 46.776 گرامس چاندی۔

صدقہ فطر

تمام معتبر کتب فقہ میں صدقہ فطر کی مقدار نصف صاع بتائی گئی ہے۔ صاع کا پیمانہ بھی آج باقی نہیں ہے اس لیے صاع کے وزن کے تعین میں بھی تحقیق ضروری ہے جو حسب ذیل ہے۔

صاع کا وزن مذہب حنفی میں عراقی صاع معتبر ہے اور شرح وقایہ میں نصف عراقی

صاع دو من کا بیان کیا گیا ہے۔ اور ایک من چالیس استار کا اور ایک استار ساڑھے چار مثقال کا ہوتا ہے لہذا ایک من کے ایک سو اسی (۱۸۰) مثقال ہوئے اور در مختار میں ایک صاع ایک ہزار چالیس (۱۰۴۰) درہم کا بتایا گیا ہے اس حساب سے نصف صاع کے پانچ سو بیس (۵۲۰) درہم ہوئے چنانچہ شرح وقایہ مطبوعہ انوار محمدی جلد اول باب صدقۃ الفطر صفحہ ۳۰۱ میں ہے ”جانو کہ یہاں صاع سے عراقی صاع مراد ہے۔ دوسرا حجازی صاع ہے جو (5-1/3) رطل کا ہوتا ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گہوں میں حجازی نصف صاع ہے اور ہمارے (حنفی مذہب کے) پاس عراقی نصف صاع ہے جو دو من کا ہوتا ہے اور ایک من چالیس استار کا ہے اور ایک استار ساڑھے چار مثقال کا ہے لہذا ایک من کے ایک سو اسی (180) مثقال ہوئے۔“

در مختار میں ہے کہ معتبر صاع وہ ہے جو ایک ہزار چالیس درہم کا ہے جو ماش یا مسور کے بارے میں ہے اور ہدایہ کے باب صدقۃ فطر میں ہے کہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آٹھ عراقی رطل کا ایک صاع ہے اور وقایہ کے باب صدقۃ فطر میں ہے کہ ایک صاع میں آٹھ رطل کی گنجائش ہوتی ہے جو مسور یا ماش کے بارے میں ہے۔

پچھلے صفحات میں نصاب زکوٰۃ کی تحقیق کے دوران یہ معلوم ہو چکا ہے کہ ایک مثقال کا وزن تین ماشہ ایک رقی یا (3.037) گرام کے برابر ہے اور ایک درہم کا وزن دو ماشہ دھڑھ رقی یا (2.126) گرام کے برابر ہے اس لیے اس حساب سے

(۱) شرح وقایہ کے موافق نصف صاع کے دو من اور دو من کے تین سو ساٹھ مثقال اور تین سو ساٹھ مثقال کے ترانوے تو لے نو ماشہ ہوئے جو (1.0935) کیلو گرام کے برابر ہے۔

(ب) در مختار کی روایت کے موافق ایک صاع میں دس سو چالیس (۱۰۴۰) درہم ہوتے ہیں لہذا نصف صاع کے پانچ سو بیس درہم ہوئے اور پانچ سو بیس درہم کے چورانوے (۹۴) تو لے نو (۹) ماشہ چار (۴) رقی ہوئے جو (1.106) کیلو گرام کے برابر ہے۔

نوٹ: چونکہ رد مختار کی جلد اول صفحہ ۸۰ پر سرخسی کی بسوط کا یہ حوالہ نقل ہے کہ "جس میں احتیاط ہو وہی قول عبادات میں واجب العمل ہے" لہذا یہاں رد مختار کے قول پر عمل کرنے سے شرح و قایہ کے قول پر عمل ہو جاتا ہے۔

نظر برآں

صدقہ فطر میں نصف صاع گیہوں یعنی ایک کلو (۱۰۶) گرام گیہوں دے دئے جائیں تو صدقہ فطر ادا ہو جاتا ہے البتہ وزن کرنے اور دین لین میں سہولت کی خاطر ایک کلو (۲۵۰) گرام یعنی سوا کلو گیہوں دے دئے جائیں تو مضائقہ نہیں کیونکہ اس طرح جو چند گرام گیہوں زیادہ ہوں گے وہ بھی صدقہ ہی شمار ہو گا جو بہر حال ثواب سے خالی نہیں۔

تحقیق کا خلاصہ

مذکورہ بالا تحقیق کی روشنی میں سونے اور چاندی کا نصاب و زکوٰۃ اور صدقہ فطر کی صحیح مقدار اعشاریائی نظام کے اوزان یعنی ملی گرام، گرام اور کلو گرام میں حسب ذیل ہے۔

- ۱۔ سونے کا صحیح نصاب، (60.749) گرام اور اس کی زکوٰۃ (1.519) گرام ہے۔
- ۲۔ چاندی کا صحیح نصاب، (425.240) گرام اور اس کی زکوٰۃ (10.631) گرام ہے۔
- ۳۔ صدقہ فطر کی صحیح مقدار (1.106) کلو گرام یعنی ایک کلو ایک سو چھ گرام گیہوں ہے۔

ضروری نوٹ:۔ اس تحقیقی صراحت و وضاحت سے واقف ہو جانے کے باوجود سونے اور چاندی کے متذکرہ بالا نصاب کا مالک تام ہونے اور اس پر ایک سال گزر جانے پر واجب شدہ زکوٰۃ فوراً ادا کرنے کے بجائے آگے مزید کسی دوسری حد تک انتظار کرتے رہنا گویا جلتے بوجھتے ادائی میں تاخیر کرنے اور از روئے شریعت گنہگار بننے کے برابر ہے۔

مختلف اوزان کی تفصیل

شرعی اوزان :-

$\left\{ \begin{array}{l} \text{ایک درہم} = \left(\frac{7}{16}\right) \text{ مثقال یا دینار} \\ \text{ایک مثقال یا ایک دینار} = \left(\frac{16}{7}\right) \text{ درہم} \end{array} \right.$	$\left\{ \begin{array}{l} (4.5) \text{ مثقال} = \text{ایک استار} \\ (40) \text{ استار} = \text{ایک من} \\ (4) \text{ من} = \text{ایک صاع} \\ (1040) \text{ درہم} = \text{ایک صاع} \end{array} \right.$	$\left\{ \begin{array}{l} (5) \text{ جو کے دانے} = \text{ایک قیراط} \\ (14) \text{ قیراط} = \text{ایک درہم} \\ (20) \text{ قیراط} = \text{ایک مثقال} \\ \text{ایک دینار} = \text{ایک مثقال} \end{array} \right.$

فرانسیسی اوزان

انگریزی اوزان

(1000) ملی گرام = ایک گرام
(1000) گرام = ایک کلو گرام

(4) جو کے دانے = ایک تی
(8) رتی = ایک ماشہ
(12) ماشہ = ایک تولہ
(80) تولے = ایک سیر

معادل فرانسیسی اوزان (زیادہ سے زیادہ اعشاریہ سات (7) مقامات تک)

$\left\{ \begin{array}{l} \text{ایک عراقی صاع} = 2 \text{ کھلو} 211 \text{ گرام} \\ \text{ایک من} = 552.78716 \text{ گرام} \\ \text{ایک استار} = 13.81968 \text{ گرام} \\ \text{ایک عراقی رطل} = 276.39358 \text{ گرام} \end{array} \right.$	$\left\{ \begin{array}{l} 0.0303743 \text{ گرام} \\ 0.1518717 \text{ گرام} \\ 2.1262010 \text{ گرام} \\ 3.0374300 \text{ گرام} \\ 85.0480400 \text{ گرام} \\ 0.1214974 \text{ گرام} \\ 0.9719791 \text{ گرام} \\ 11.6637500 \text{ گرام} \end{array} \right.$	ایک جو =
		ایک قیراط =
		ایک درہم =
		ایک مثقال یا ایک دینار =
		ایک اوقیہ =
		ایک رتی =
		ایک ماشہ =
		ایک تولہ =

”جدول کے ذریعہ سونے چاندی کا نصاب زکوٰۃ اور مقدار صدقہ فطر ایک ٹن میں“

نشان	ابواب	شرح اوزان	انگریزی اوزان	فرانسیسی اوزان
۱	چاندی کا نصاب	(۲۰۰) درہم	(۳۶) تولہ (۵۱) ماشہ	425.2402 گرام
۲	چاندی کے نصاب کی زکوٰۃ	(۵) درہم	(۱۰) ماشہ (۱۷) رتی	10.631005 گرام
۳	چاندی کے نصاب کا پانچواں حصہ	(۲۰) درہم	(۷) تولہ (۱۳) ماشہ (۲) رتی	85.04804 گرام
۴	چاندی کے نصاب کے پانچویں حصہ کی زکوٰۃ	(۲) درہم	(۲) ماشہ ایک رتی (۲) جوہ	2.126201 گرام
۵	سونے کا نصاب	(۲۰) مثقال	(۵) تولہ (۱۲) ماشہ	60.7486 گرام
۶	سونے کے نصاب کی زکوٰۃ	(۱) مثقال	ایک ماشہ (۱۲) رتی	1.518715 گرام
۷	سونے کے نصاب کا پانچواں حصہ	(۲) مثقال	ایک تولہ (۲) رتی	12.14972 گرام
۸	سونے کے نصاب کے پانچویں حصہ کی زکوٰۃ	(۱) مثقال	(۲) رتی (۲) جوہ	0.303743 گرام
۹	وزن سب سے زیادہ	(۱۰) درہم یا (۷) مثقال	ایک تولہ (۹) ماشہ	21.26201 گرام
۱۰	صدقہ فطر کی مقدار	۱۰ صاع (۵۲۰) ذرا	(۹) تولہ (۹) ماشہ (۲) رتی	1.1056245 کلوگرام

زکوٰۃ کے ضروری مسائل

زکوٰۃ کے احکام:-

زکوٰۃ ہر عاقل و بالغ مسلمان مرد و عورت پر فرض عین ہے۔

زکوٰۃ کی فرضیت کا منکر کافر ہے زکوٰۃ کا ادا نہ کرنے والا فاسق، ادا ئی میں تاخیر کرنے والا گنہگار اور زکوٰۃ ادا کرنے سے روکنے والا قتل کا مستحق ہے۔

زکوٰۃ کے واجب ہونے کی شرطیں

(۱) مسلمان ہونا (۲) آزاد ہونا (۳) عاقل ہونا (۴) بالغ ہونا (۵) نصاب کا پورا ہونا (نصاب سے مراد مال کی وہ مقررہ مقدار ہے جس پر شریعت میں زکوٰۃ لازم آتی ہے اگر نصاب میں ذرہ برابر بھی کمی ہو تو زکوٰۃ واجب نہیں)۔ (۶) ملک تام ہونا یعنی ملک اور قبضہ دونوں جمع ہوں۔ (۷) مال کا حاجت اصلی سے زائد ہونا۔ اس طرح رہائش کے مکانات پر، پہننے کے کپڑوں پر، خانہ داری کے سامان پر، اہل و عیال کے غلے اور کھانے پینے کی چیزوں پر، ان کتابوں پر جو تجارت کے لیے نہ ہوں، استعمال کے ہتھیاروں پر، سواری کے جانوروں اور چاندی و سونے کے سوا دیگر تمام آرائشی برتنوں پر زکوٰۃ واجب نہیں کیونکہ ان سب اشیاء سے حاجت اصلی متعلق ہے۔

(۸) - قرضدار نہ ہونا:-

(۱) اگر نصاب کا مالک تو ہے لیکن اس قدر قرضدار ہے کہ قرض کے ادا کرنے کے بعد نصاب باقی نہ رہے تو زکوٰۃ واجب نہیں۔

(ب) زوجہ کا مہر بھی قرض میں داخل ہے لیکن مہر موجد جو کہ قابل مطالبہ نہیں یعنی عام طور پر موت یا طلاق سے پہلے جس کا مطالبہ نہیں ہوتا ایسے مہر کے ہوتے ہوئے شوہر سے زکوٰۃ ساقط نہ ہوگی بلکہ زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہوگا۔

(۹) نصاب کا نامی ہونا:- نامی سے مراد بڑھنے والا ہونا خواہ تو والد و ستماسل یا تجارت کے ذریعہ بڑھے یا تقدیراً بڑھے۔

(۱۰) مال پر کامل ایک سال گزر جانا:-

اگر سال کے شروع و آخر میں نصاب تو کامل رہا اور درمیان سال کم ہو گیا تو اس کی کا اعتبار نہیں بلکہ زکوٰۃ برابر واجب ہوگی۔

زکوٰۃ کے صحیح ادا ہونے کی شرطیں

(۱) مسلمان ہونا (۲) عاقل ہونا (۳) بالغ ہونا (۴) زکوٰۃ دیتے وقت زکوٰۃ کی نیت کرنا (۵) جس شخص کو زکوٰۃ دی جائے اس کو زکوٰۃ کا مالک و قاضی بنادینا (۶) زکوٰۃ کا مال ایسے شخص کو دینا جو اس کا مستحق ہو۔

زکوٰۃ کے مستحق اشخاص کون ہیں

جن اشخاص کو زکوٰۃ کا مال دینے کا حکم ہے وہ سات (۷) ہیں۔ (۱) فقیر = وہ شخص جس کے پاس کچھ مال و اسباب ہو لیکن بقدر نصاب نہ ہو۔ یا بقدر نصاب ہو مگر نامی یعنی بڑھنے والا نہ ہو یا حاجت اصلی سے زائد نہ ہو۔ (۲) مسکین = وہ شخص جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو حتیٰ کہ ایک وقت کا کھانا بھی میر نہ ہو۔ (۳) عامل = وہ شخص جو حاکم اسلام کی طرف سے زکوٰۃ کا مال حاصل کرنے کے لیے مقرر ہو۔ (۴) مکاتب = وہ غلام جو مال کی ایک محسنہ مقدار ادا کر دینے پر آزاد ہو جانے والا ہو۔ (۵) قرضدار = وہ شخص جس پر استنا قرض ہو کہ اس کی ادائیگی کے بعد نصاب کا مالک نہ رہے۔ (۶) فی سبیل اللہ = وہ شخص جو فقر کے باعث غازیوں کے لشکر سے جدا ہو یا حجاج کے قافلہ سے راستہ میں رہ گیا ہو۔ (۷) مسافر = وہ شخص جو وطن سے باہر ہو اور زادراہ نہ رکھتا ہو۔ اگرچہ گھر میں مال موجود ہو۔

زکوٰۃ کی ادائیگی صحیح نہیں ہونے کی صورتیں

(۱) مسجد، پل، آبدار خانہ، سڑک، ہاسپٹل، تالاب یا نہرو کنواں کی تعمیر و ترمیم یا میت کی جمہیز و تکفین وغیرہ کے لیے زکوٰۃ دی جائے تو صحیح نہ ہوگی کیونکہ کسی کو زکوٰۃ کا مالک و قاضی بنانے کی شرط پوری نہیں ہوتی۔ زکوٰۃ کے مال سے میت کا قرض ادا کرنا بھی صحیح نہیں ہے۔

(۲) اپنے اصول یعنی ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی، (آخر سلسلہ تک) کو زکوٰۃ دی جائے تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔

(۳) اسی طرح اپنے فروع یعنی بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسہ، نواسی (آخر سلسلہ تک) کو زکوٰۃ دیں تو زکوٰۃ نہیں ہوگی۔

(۴) زوجین ایک دوسرے کو یعنی شوہر اپنی زوجہ کو یا زوجہ اپنے شوہر کو زکوٰۃ دیں تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔

نوٹ:-

اصول و فروع اور زوجین کے سوا غنیوں اور قربات داروں کو مال زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

(۵) غنی یعنی ایسے مالدار شخص کو زکوٰۃ دی جائے جو خود نصاب کا مالک ہے تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔

(۶) بنی ہاشم یعنی آل علی، آل عباس، آل جعفر، آل عقیل، آل حارث بن عبدالمطلب کو بھی زکوٰۃ کا مال نہ دینے کا حکم ہے۔ کیونکہ زکوٰۃ صدقہ ہے جو ان سب کے شایان شان نہیں۔

(۷) کسی کافر کو مال زکوٰۃ دیں تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔

نوٹ:-

زکوٰۃ کی ادائی میں ترتیب ذیل کا لحاظ رکھنا افضل ہے۔ یعنی پہلے اپنے محتاج بھائی بہنوں کو دے پھر ان کی اولاد کو، پھر چچا اور پھوپھی کو، پھر ان کی اولاد کو، پھر ماموں اور خالہ کو پھر ان کی اولاد کو پھر ذوی الارحام قربات داروں کو پھر بھائیوں کو پھر اپنے ہی شہر یا گاؤں میں رہنے والوں کو پھر ان میں بھی معذور، اندھے، لنگڑے، اپاہج جو کما نہیں سکتے قابل ترجیح ہیں۔

زکوٰۃ کس مال پر واجب ہے

(۱) زکوٰۃ تین قسم کے مال پر واجب ہے۔ نقدی سونا چاندی پر۔ تجارت کے مال پر اور سائنہ جانوروں پر۔

(۲) چاندی سونے کی ہر چیز پر مطلقاً زکوٰۃ واجب ہے خواہ وہ کسی حالت یا کسی شکل میں ہو یعنی بصورت اشرفی، زیور، برتن وغیرہ۔

(۳) ہر قسم کے تجارتی سامان پر زکوٰۃ واجب ہے۔ تجارت کے مال کا نصاب اس کی قیمت کے اعتبار سے ہوگا یعنی اس کی قیمت چاندی اور سونے کے نصاب کو پہنچتی ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی ورنہ نہیں۔

(۴) سائہ جانور یعنی ایسے جانور جو سال کے اکثر حصے میں جنگل میں چر کر بسر کرتے ہیں اور جو دودھ کی غرض سے یا نسل کی زیادتی یا فربہ ہونے کے لیے رکھے گئے ہوں تو ان جانوروں پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔ جو جانور نصف سال جنگل میں چرتے ہیں اور نصف سال گھر میں جنہیں گھانس منگوا کر کھلائی جاتی ہو تو وہ سائہ جانور نہیں کہلائیں گے۔

(۵) سائہ جانوروں میں صرف تین قسم کے یعنی اونٹ، گائے یا بھینس اور بکری پر زکوٰۃ واجب ہے ان کے سوا دوسرے جانوروں پر زکوٰۃ واجب نہیں البتہ دوسرے جانور اگر تجارت کی نیت سے رکھے گئے ہوں تو ان پر تجارت کی زکوٰۃ واجب ہوگی۔

سائہ جانوروں کا نصاب زکوٰۃ

زکوٰۃ کے جانوروں میں (۱) اونٹ (۲) گائے (۳) بھینس (۴) بکری (۵) بھیڑ اور (۶) دنبہ شامل ہیں۔ خواہ وہ نہ ہوں یا مادہ۔

نوٹ:- اونٹ بقدر نصاب یہاں نہیں پائے جاتے اس لیے ان کے مسائل لکھنا ضروری نہیں سمجھا گیا۔

گائے کی زکوٰۃ:-

تیس گایوں سے کم پر زکوٰۃ نہیں۔ تیس سے انتالیس گایوں تک ہوں تو سال بھر کا ایک پٹھریا پٹھری زکوٰۃ ہوگی اسی طرح چالیس سے انسٹھ گایوں تک ہوں تو دو سال کا پٹھریا پٹھری زکوٰۃ ہوگی۔ ساٹھ گائیں ہوں تو ایک سال کے دو بچے زکوٰۃ ہوگی اس کے بعد ہر تیس گائے میں ایک سال بھر کا بچہ اور ہر چالیس میں دو سال کا بچہ زکوٰۃ ہے۔

مثلاً ستر (۷۰) گائیں ہوں تو ایک سال بھر کا بچہ اور ایک دو سال کا بچہ اور اسی طرح (۸۰) گائیں ہوں تو دو سال کے دو بچے و علیٰ ہذا القیاس زکوٰۃ ہوگی۔ گائے اور بھینس کا ایک ہی حکم ہے اگر کچھ گائیں ہوں اور کچھ بھینس تو

دونوں کو ملا کر زکوٰۃ ادا کی جائے گی اور جس کی تعداد زیادہ ہوگی اس کا بچہ دیا جائے گا

بکریوں کی زکوٰۃ:-

چالیس سے کم بکریوں پر زکوٰۃ نہیں اور چالیس سے ایک سو بیس (۱۲۰) بکریوں تک ہوں تو ایک بکری اور ایک سو اکیس (۱۲۱) سے (۲۰۰) دو سو بکریوں تک دو بکری اور دو سو ایک (۲۰۱) سے تین سو تناوے (۳۹۹) بکریوں تک تین بکری اور چار سو (۴۰۰) بکریوں میں چار (۴) بکری پھر ہر سو (۱۰۰) میں ایک بکری زکوٰۃ ہے۔

نوٹ:-

(۱) دو نصابوں کے درمیان جو جانور ہوں ان پر زکوٰۃ صحاف ہے زکوٰۃ میں بکری یا بکرا دونوں دے سکتے ہیں مگر سال بھر سے کم عمر والے نہ ہوں۔

(۲) بھیڑ اور دنبہ کی زکوٰۃ کا بھی وہی حکم ہے جو بکری کا ہے اگر بکری سے نصاب پورا نہ ہو اور بھیڑ یا دنبہ ملائے سے پورا ہو جائے تو زکوٰۃ واجب ہو جائے گی۔
(۳) بکری کے ساتھ گائے یا گائے کے ساتھ بکری ملا کر نصاب پورا نہیں کیا جائے گا۔

(۴) ان جانوروں کی زکوٰۃ اس وقت واجب ہے جب کہ سال کا زیادہ حصہ جنگل میں چر کر گزارتے ہوں اور ان سے مقصود دودھ لینا، بچے لینا یا فربہ کرنا ہو۔
(۵) اگر گھاس لا کر گھر میں کھلائی جاتی ہو یا ان سے مقصود بوجھ لادنا، ہل چلانا یا سواری کرنا ہو تو زکوٰۃ واجب نہیں۔

(۶) مذکورہ بالا چھ جانوروں کے علاوہ کسی اور جانور کی زکوٰۃ واجب نہیں۔
ہاں النبتہ اگر تجارت کی غرض سے کوئی دوسرے جانور بھی ہوں تو ان کی قیمت لگا کر چالیسواں حصہ زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔

(۷) زکوٰۃ واجب ہونے کے لئے ضروری ہے کہ جانوروں کے نصاب کا مالک ہوئے ایک سال گزر گیا ہو اور شروع سال سے گائے بھینس دو سال کی اور بکری وغیرہ ایک سال کی ہو۔

کھیتی اور پھلوں کی زکوٰۃ

ہر قسم کے غلے پر، ہر قسم کے میوے پر، ہر قسم کی ترکاری پر اور اسی طرح ہر اس پیداوار پر جس سے زمین کی منفعت حاصل کرنا مقصود ہو (مثلاً روٹی، گنا، اسی، پھول وغیرہ) زکوٰۃ واجب ہے۔

اگر کھیت یا باغ بارش یا نہر، نالے کے پانی سے سیراب کیا جائے تو جملہ پیداوار کا دسواں حصہ زکوٰۃ دینا واجب ہے جس کو "عشر" کہتے ہیں۔ اور اگر موٹ یا ڈول وغیرہ جیسے ذرائع سے کاشت کی گئی ہو تو کل پیداوار کا بیسواں حصہ زکوٰۃ ہوگی جو "نصف عشر" ہے۔

اگر دونوں قسم کے پانی سے سیراب کیا جاتا ہو تو جو پیداوار کی قسم زیادہ ہو اس کا اعتبار کیا جائے گا۔

نوٹ: (۱) جن چیزوں کی پیداوار کے لئے زمین کی منفعت حاصل کرنا مقصود نہیں جیسے لکڑی، گھاس وغیرہ تو ان پر زکوٰۃ نہیں۔ لیکن اگر زمین کو خاص طور پر لکڑی اور گھاس کے لگنے کے لئے محفوظ کر دیا گیا ہو تو پھر اس پر کی پیداوار کا دسواں حصہ زکوٰۃ دینا واجب ہے۔ جس کو "عشر" کہتے ہیں۔

(۲) زراعتی پیداوار میں سال بھر کا گزرنا مشروط نہیں۔ زکوٰۃ کل پیداوار پر ہے خواہ کم ہو یا زیادہ سال میں ایک بار ہو کئی بار۔

(۳) کھیتی باڑی کے تمام مصارف مالک کے ذمہ ہوں گے زکوٰۃ میں سے وضع نہیں کئے جائیں گے۔

(۴) حکومت کو جو مالگزاری دی جاتی ہے اس سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی بلکہ وہ مالک پر واجب ہے۔

(۵) عشر واجب ہونے کے لئے عاقل یا بالغ ہونا شرط نہیں۔ لہذا پاگل یا نابالغ

کی زمین میں جو کچھ پیدا ہو گا اس میں بھی عشر واجب ہے۔

(۶) مکان اور مقبرہ میں جو پیداوار ہو اس میں عشر نہیں۔

(۷) جو زمین کھیتی کے لئے نقدی پر دی جائے اس کی زکوٰۃ کاشت کار پر ہے۔

زکوٰۃ کے متفرق مسائل

(۱) اپنے ہی شہر میں زکوٰۃ کی تقسیم افضل ہے۔ بے ضرورت دوسرے شہر کو زکوٰۃ بھیجنا مکروہ ہے ہاں اگر دوسرے شہر کے لوگ زیادہ حاجت مند ہوں یا اپنے رشتہ دار ہوں تو وہاں بھیجنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

(۲) احیاء العلوم میں حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ دینے والا اگر کئی گنا ثواب چاہے تو حسب ذیل پانچ خصوصیات کے حامل مستحقین کو تلاش کرے۔ (۱) مستحق پرہیزگار۔ (۲) طالب علم دین۔ (۳) سفید پوش تنگ دست۔ (۴) بیمار عیال دار۔ (۵) قربات دار۔

(۳) چاندی اور سونے سے بھی قیمتی دھات مثلاً پلاٹینم وغیرہ یا ہیرے جواہرات ملک میں ہوں تو ان پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ ہاں البتہ یہ چیزیں تجارت کی غرض سے ہوں تو زکوٰۃ واجب ہے۔

(۴) تجارت کے مال کی قیمت اگر سونے یا چاندی کے نصاب کو پہنچ جائے تو اس مال پر بھی زکوٰۃ واجب ہے ورنہ نہیں۔

(۵) ہر قسم کے سامان تجارت، ہیرے جواہرات، پارچہ، برتن مکانات، کتابیں، پٹرول، پولٹری وغیرہ اس کے مالک کے پاس ایک سال تک قبضہ میں رہیں اور اس کی قیمت چاندی یا سونے کے نصاب تک پہنچتی ہو تو جملہ مالیت کے لحاظ سے اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔

(۶) مال تجارت کی کم قیمت سے نصاب پورا نہیں ہوا لیکن مال کے گراں ہو جانے کے باعث اس کی قیمت بقدر نصاب ہو گئی تو قیمت بڑھنے کے وقت سے سال کی اجراء کا حساب ہوگا اور اس کی زکوٰۃ یا تو بصورت نقدی ادا کی جائے گی یا پھر مقدار زکوٰۃ کے برابر سامان تجارت ہی سے زکوٰۃ ادا ہوگی۔

(۷) مرغیاں اور دیگر جانور محض شوق کے خاطر پالے جائیں تو ان پر زکوٰۃ واجب نہیں لیکن اگر یہ جانور تجارت کی غرض سے ہوں مثلاً انڈوں یا گوشت کے لئے پولٹری فارم یا ڈائری فارم کے جانور اور کبوتر اور چھوٹے خوبصورت پرندے وغیرہ

خرید و فروخت کے لئے اگر رکھے جائیں تو پھر تجارت کے لئے ان جانوروں اور پرندوں پر مال تجارت کے حساب سے ان کی قیمت متعین کر کے ان کی زکوٰۃ دی جائے گی۔

(۸) پیسوں اور نوٹوں پر بھی زکوٰۃ واجب ہے بشرطیکہ ان کی مجموعی قیمت سو یا پچاندی میں سے کسی کے نصاب کو پہنچ جائے۔

(۹) زکوٰۃ کی مقدار، مال کی ہی جنس میں یا پھر کسی دوسری جنس میں بھی دے سکتے ہیں۔ مثلاً روپیہ کی جگہ غلہ یا کپڑا وغیرہ دیں تو بھی جائز ہے مگر اس کی قیمت بازار کے نرخ پر لگائیں۔

(۱۰) سرکاری یا خانگی ملازمین کی تنخواہوں میں سے ماہانہ وضع کیا جانے والا پراویڈنٹ فنڈ چونکہ ایسا روپیہ ہے جس پر مالک کا تصرف نہیں ہوتا اس لئے اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ ہاں جس وقت روپیہ مل جائے تو اس سال کی زکوٰۃ ادا کرنا چاہیے۔

(۱۱) مضاربیت کی صورت میں جو اپنا روپیہ بطور سرمایہ لگاتا ہے وہی زکوٰۃ ادا کرنے کا ذمہ دار رہے گا۔

(۱۲) اگر کسی کے پاس تھوڑی چاندی اور تھوڑا سونا ہو اور دونوں میں سے علیحدہ علیحدہ کسی ایک کا بھی نصاب پورا نہیں ہوتا تو دونوں کو ملا لیں یعنی دونوں میں سے کسی ایک بھی قیمت قرض کر لی جائے تو اگر نصاب پورا ہو جاتا ہے تو زکوٰۃ واجب ہوگی ورنہ نہیں۔

(۱۳) چاندی اور سونے کے نصاب کا پانچواں حصہ کتاب ہذا ہی میں قبل ازیں علیحدہ اور جدول میں بھی دیا گیا ہے۔ جس طرح نصاب پورا نہ ہو تو زکوٰۃ واجب نہیں اسی طرح نصاب پر زائد وزن کی صورت میں نصاب کے پانچواں حصہ کا لحاظ ہوگا یعنی نصاب کے علاوہ یہ زائد وزن اگر نصاب کا (۱/۵) حصہ (۲/۵) حصہ (۳/۵) حصہ (۴/۵) حصہ یا پھر پورے نصاب کے برابر ہو تو تب ہی زائد وزن کی زکوٰۃ واجب ہوگی۔ اگر ان حدود کے درمیان وزن زائد پایا جائے تو اس کی زکوٰۃ محلف ہے۔

(۱۴) یہ خیال صحیح نہیں کہ زکوٰۃ صرف رمضان میں ہی واجب ہوتی ہے بلکہ قمری سال کے حساب سے مالک ہونے کے وقت سے جب بھی پورا ایک سال گزر

جائے تو زکوٰۃ واجب ہو جائے گی جس کے بعد ادائی میں کوئی دیر کرے گا تو گنہگار ٹھیرے گا۔ رمضان میں عموماً زکوٰۃ اس لئے ادا کی جاتی ہے کہ اس ماہ مبارک میں ہر فرض عبادت کا ثواب ستر گنا بڑھ جاتا ہے۔

زکوٰۃ کے اصل مستحق ادارے نہیں بلکہ افراد ہیں

کسی قابل اعتماد ادارہ کو وکیل بناتے ہوئے برضا و رغبت زکوٰۃ کا مال دینا شرعاً ممنوع نہیں لیکن عموماً یہ اندیشہ لگا رہتا ہے کہ ادارے صحیح مستحقین کو زکوٰۃ پہونچائیں گے بھی یا نہیں۔ اس لئے فی زمانہ خصوصاً جہاں اسلامی سلطنت نہ ہو تو وہاں کسی ادارے کو زکوٰۃ دینے سے زیادہ بہتر یہ ہے کہ مستحق افراد کو راست طور پر خود زکوٰۃ ادا کریں۔

مسائل صدقہ فطر

(۱) ہر مالک نصاب مسلمان پر اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی جانب سے صدقہ فطر ادا کرنا واجب ہے اگر نابالغ اولاد کا اپنا مال ہو تو اس مال سے ادا کیا جائے۔

(۲) صدقہ فطر کی تحقیقی مقدار کتاب ہذا میں دی گئی ہے اس کے ہم وزن گہوں یا اس کے دو گنے وزن میں جو یا پھر اسی قدر غلہ کی قیمت دینا جائز ہے۔

(۳) صدقہ فطر عید کے دن نماز عید سے قبل ادا کرنا مستحب ہے نماز عید کے بعد بھی ادا کریں تو جائز ہے۔

(۴) صدقہ فطر کی ادائی کا وقت تمام عمر ہے اور جب تک ادا نہ کرے برابر واجب الادا رہے گا ساقط نہ ہوگا۔

(۵) صدقہ فطر واجب ہونے کے لئے روزہ رکھنا شرط نہیں ہے۔

(۶) جو لوگ زکوٰۃ کے مستحق ہیں ان ہی لوگوں کو صدقہ فطر بھی دیا جائے۔ جن کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے انہیں صدقہ فطر بھی نہیں دیا جاسکتا۔

(۷) ایک شخص کا صدقہ فطر ایک مسکین کو یا کئی مسکینوں کو دینا جائز ہے۔

اس طرح ایک ہی مسکین کو کئی اشخاص کا صدقہ فطر دینا بھی جائز ہے۔



اس کتاب کی کتابت نیز طباعت

SSS Computer Graphics

کی جانب سے کی گئی ہے

اسی طرح آپ کا بھی ارادہ کتاب شائع کروانے کا ہو تو

اردو، فارسی، عربی اور English

(جدید سافٹ ویئر)

کمپیوٹرائزڈ کتابت ؟

(ماہر پروف ریڈر)

پروف ریڈنگ ؟

(عصری آفسٹ پرنٹنگ مشین)

طباعت ؟

کیلئے ربط پیدا کیجئے



4562636

مصطفیٰ سعید

SSS Computer Graphics

S.A. Stationers,

21-1-285, Rikab Gunj, Near High Court, Hyderabad.-